نواسۂ رسول شہیدِ کربلا

حضرت حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما

فضائل واحوال

مولانا عبدالصمد ساجد
رفیق شعبہ تحقیق وتصنیف جامعہ حقانیہ، ساہیوال، سرگودھا

نواسۂ رسول، شہیدِ کربلا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور شیرِ خدا خلیفۂ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کے لختِ جگر اور نواسۂ پیغمبر علیہ السلام ہیں۔

مؤرخِ اسلام مولانا شاہ معین الدین ندوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''اس لحاظ سے آپ کی ذاتِ گرامی قریش کا خلاصہ اور بنی ہاشم کا عطر تھی۔'' (سیر الصحابہؓ: ۱/۱۳۱)

سیدنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حق تعالیٰ نے تین بیٹوں: حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت محسن رضی اللہ عنہم، اور دو بیٹیوں سیدہ زینب اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن سے نوازا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی اولادِ امجاد میں دوسرے نمبر پر ہیں۔

نام ونسب

آپ کا اسمِ سامی حسین، کنیت ابوعبداللہ اور ''سید شباب أهل الجنة'' اور ''ريحانة النبي'' لسانِ نبوت سے ملے القاب ہیں۔ شجرۂ عالیہ یہ ہے:

''حسين بن علي بن أبي طالب بن هاشم القرشي الهاشمي.'' (البدایۃ والنہایۃ: ۸/۱۶۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا:

''اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.'' (سنن الترمذی: ۳۷۶۸)

ترجمہ: ''حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

نیز ارشادِ نبوی ہے:

''عَنِ ابْنِ أَبِیْ نُعْمٍ، قَالَ: کُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا، يَسْأَلُنِيْ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ، وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.'' (صحیح البخاری، رقم:۵۹۹۴)

ترجمہ: ''ابن ابی نعیمؒ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، ایک شخص نے آپؓ سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کیا (کہ اگر محرم کے لباس کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ: اہلِ عراق میں سے ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے، حالانکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے (نواسے) کو شہید کرڈالا، میں نے رسولِ خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: یہ (حسن و حسین) دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔''

پیدائش، نام اور ابتدائی حالات

باغِ نبوت کے پھول سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت سے قبل ہی بذریعہ خواب پیدائش کی بشارت دے دی گئی تھی، مستدرک للحاکم میں ہے:

''عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيْدٌ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا، فَيَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ، فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ يَوْمًا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ، فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا لَكَ؟ قَالَ: أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ: هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ.'' (رقم الحدیث:۴۸۱۸)

ترجمہ: ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! رات میں نے عجیب خواب دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیسا خواب ہے؟ عرض کی: بہت سخت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے وہ؟ عرض کی: میں نے دیکھا ہے کہ گویا آپ کے بدن کا کوئی ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تعبیر بیان فرمائی کہ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے، فاطمہ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا، وہ تمہاری گود میں ہوگا (تم اُسے دودھ پلاؤ گی)، چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، تو میری گود میں آئے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حسینؓ کو میں نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں ڈال دیا، رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے رواں تھیں۔ حضرت امِ فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کو کیا ہوا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے خبر دی کہ میری اُمت میرے اس بیٹے کو شہید کردے گی۔ میں نے عرض کی: کیا یہ بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اور وہ میرے پاس اس کی (خون آلود) سرخ مٹی کا کچھ حصہ بھی لائے ہیں۔‘‘

آپ کی تاریخِ پیدائش میں مؤرخین کے مختلف اقوال ہیں: تاریخ ابن کثیر میں ۳، ۴ اور ۶ ہجری کا قول درج ہے، جبکہ شاہ معین الدین ندویؒ نے ۴ ہجری اور مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۵ ہجری لکھا ہے۔

سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی گود جب سبطِ رسول خوشبوئے نبوت سے مہکی تو آنحضرت رسولِ خدا ﷺ بنفسِ نفیس تشریف لائے، اپنے نومولود کو اپنے دستِ مبارک میں اُٹھایا، گھٹی دی، لعابِ دہن منہ میں ڈالا اور خوب صورت نام ’’حسین‘‘ رکھا۔ (ابن کثیر: ۸/۱۶۰)

نیز رسولِ اکرم ﷺ نے آپ کے کان میں اذان دی اور ساتویں روز عقیقہ کیا۔ (مستدرکِ حاکم، رقم: ۴۸۲۷۔ المعجم الکبیر: ۹۲۶)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ ’’خامس أهل الكساء‘‘ ہیں، یعنی ان پانچ مبارک شخصیات میں سے ہیں کہ آیتِ تطہیر اُترنے کے بعد جن کو رسول اللہ ﷺ نے آیتِ تطہیر کے مصداق میں داخل اور شامل فرمایا۔ (اسد الغابہ: ۱/۴۹۶)

مستدرک للحاکم میں مفصل روایت ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد دیگرے

اپنے تین بیٹوں کا نام ’’حرب‘‘ رکھتے رہے، رسول اللہ ﷺ نے تبدیل فرما کر بالترتیب حسن، حسین اور محسّن رکھا اور فرمایا کہ میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے صاحبزادوں شبیر، شبر اور مشبر کے ناموں پر رکھے ہیں۔ (المستدرک علی الصحیحین، رقم: ۴۷۷۳۔ اسد الغابہ: ۱/۴۹۶)

حلیۂ مبارک

آپ کا بدن مبارک حضرت رسولِ خدا ﷺ کے بدن کے مشابہ تھا۔ (جامع الترمذی، رقم: ۳۷۷۹۔ البدایۃ والنہایۃ، اسد الغابۃ)

فضائل ومناقب

آپ رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ آپ نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول اور شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر اور رتبۂ صحابیت پر فائز ہیں، جو اس حسب ونسب کی فضیلت کو باعثِ نجاتِ اُخروی بنا دیتا ہے۔

جناب حضرت حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ اپنے نانا حضرت محبوبِ رب العالمین کی محبتوں، شفقتوں اور توجہات کے محور ومرکز رہے۔ رسولِ خدا ﷺ کی اپنے ان لاڈلوں سے اُلفت وموانست اور لاڈ پیار بے مثال ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ:

’’جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے سامنے باہم کشتی کا کھیل کھیل رہے تھے، اور آنحضرت ﷺ فرمارہے تھے: حسن! شاباش! جلدی کرو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں: آپ حسن کو ہی کیوں شاباشیاں دے رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: حسین کو جبریل امین کہہ رہے ہیں کہ شاباش حسین! جلدی کرو۔‘‘ (اسد الغابہ: ۱/۴۹۷ ۵)

’’عن أُسامة بن زيد، قال: طرقتُ النبيَّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم ذات ليلةٍ في بعض الحاجة فخرج النبيُّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم وهو مشتملٌ على شيءٍ لا أدري ما هو، فلمّا فرغتُ من حاجتي، قلتُ: ما هذا الّذي أنت مشتملٌ عليه؟ فكشفه فإذا حسنٌ وحسينٌ على وركيه، فقال: هذان ابناي وابنا ابنتي، اللّٰهمّ إنّي أحبّهما فأحبّهما وأحبّ من يحبّهما.‘‘ (جامع الترمذی)

ترجمہ: ’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ نے کچھ اوڑھا ہوا تھا، معلوم نہیں کیا تھا، جب میں اپنے کام سے فارغ ہوگیا تو میں نے عرض کیا کہ: یہ کیا

ہے جو آپ نے اُٹھا رکھا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ہٹایا تو حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت مبارک پر تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو اِن دونوں سے محبت رکھے۔‘‘

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

’’رسولِ خدا ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کو اہلِ بیت میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: حسن وحسین سے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بلاؤ، پھر آپ انہیں چومتے اور سینے سے لگاتے۔‘‘ (ترمذی:۳۷۷۲)

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ: اچانک حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیصوں میں ملبوس گرتے پڑتے آرہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ منبر سے اُترے، دونوں حضرات کو اُٹھایا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: ’’إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ.‘‘ (تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے آزمائش ہے) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ گرتے ہوئے آرہے ہیں تو مجھ سے رہا نہیں گیا، حتیٰ کہ میں نے اپنی گفتگو روک کر اُنہیں اٹھایا۔‘‘ (جامع ترمذی:۳۷۷۴)

یعلیٰ بن مرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

’’حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں (لہٰذا حسین سے محبت مجھ سے محبت ہے اور حسین سے دشمنی مجھ سے دشمنی ہے) اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتے ہیں جو حسین سے محبت کرتا ہے۔‘‘ (جامع ترمذی:۳۷۷۵)

’’ایک دفعہ رسول کریم ﷺ ظہر یا عصر کی نماز کے لیے تشریف لائے اور آپ نے اپنے لاڈلوں حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو اُٹھایا ہوا تھا، آپ امامت کے لیے آگے بڑھے تو دائیں پاؤں کی جانب نواسے کو بٹھا دیا، پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے سر اوپر کیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تو سجدے میں ہیں اور بچہ آپ کی پشت پر سوار ہے، میں دوبارہ سجدے میں لوٹ گیا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

(نماز سے فارغ ہوکر) رخ پیچھے موڑا تو لوگوں نے عرض کی کہ: یارسول اللہ! آپ نے اپنی نماز میں آج جیسا سجدہ کیا ایسا سجدہ پہلے کبھی نہیں فرمایا، کیا کسی چیز کا حکم ہوا ہے یا کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسا کچھ بھی نہیں ہوا، لیکن میرا بیٹا مجھ پر سوار تھا تو میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ اُسے جلدی اُتار دوں۔'' (المستدرک للحاکم، رقم: ۴۷۷۵)

رحمتِ عالم ﷺ اپنے ان پیارے نواسوں کو ان خوب صورت الفاظ میں دم کر کے شیطان اور نظرِ بد وغیرہ سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیتے تھے:

''أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.''

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات سے ہر شیطان، تکلیف دہ چیز اور ہر قسم کی بدنظری سے پناہ میں دیتا ہوں۔''

نیز فرماتے کہ: ''جناب حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اسی طرح اپنے صاحبزادوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام کو پناہِ خداوندی میں دیا کرتے تھے۔'' (صحیح البخاری، رقم: ۳۳۷۱)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دعوتِ طعام پر گئے، رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آگے آگے چل رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ حسین بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں پکڑنا چاہا تو وہ ادھر اُدھر دوڑنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ بھی (اُن کو پکڑنے کے لیے دوڑ کر) خوش طبعی کرنے لگے، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اُنہیں پکڑ لیا، پھر اپنا ایک ہاتھ اُن کی گدی پر رکھا اور دوسرا ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور ان کے دہنِ طیب پر اپنا دہن مبارک رکھ کر چومنے لگے اور فرمایا کہ: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں جو حسین سے محبت کرے۔'' (المستدرک للحاکم، رقم: ۴۸۲۰)

آپ رضی اللہ عنہ خاندانِ نبوت کے چشم وچراغ اور باغِ نبوت کے مہکتے پھول تھے، جس ماحول میں آپؓ نے پرورش پائی، اس سے پاکیزہ اور اچھے ماحول کا تصور ممکن ہی نہیں ہے، چنانچہ آپؓ اخلاق، اعمال، صوم وصلاۃ، حج وزکوۃ، صدقہ وخیرات، اُمورِ خیر اور عبادات میں اپنی مثال آپ تھے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت علی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''حضرت حسین رضی اللہ عنہ دن رات میں ایک ہزار نفل پڑھا کرتے تھے۔'' (سیر الصحابہؓ: ۴/ ۲۰۷)

وقار، شائستگی، تواضع اور استقلالِ رائے میں اپنی مثال آپ تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مراسم اور تعلق

مؤرخ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

''حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم آپ کی تکریم و تعظیم کیا کرتے تھے، (باوجودیکہ اس وقت تک حضرت حسین رضی اللہ عنہ صغیر السن تھے، مگر یہ جانثارانِ رسول قرابتِ رسول ﷺ کا کیوں کر لحاظ نہ کرتے؟) پھر آپ اپنے والدگرامی قدر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے، ان کے ساتھ جنگوں میں شرکت کی، مشاجرۂ جمل اور صفین میں بھی شرکت کی، والد ماجد کی بہت توقیر کرتے تھے، ان کی شہادت تک اطاعت گزاری کی، پھر مصالحتِ سیدنا حسن با سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کو بھی تسلیم کیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان دونوں صاحبزادوں کا خصوصی اکرام کرتے، انہیں خوش آمدید اور مرحبا کہتے، عطایا دیتے، دو لاکھ درہم تک ان کی خدمت میں پیش کرتے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ وفات پاگئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہر سال وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی خوب خدمت اور عزت کرتے، خلافتِ معاویہؓ میں ہونے والے غزوۂ قسطنطنیہ میں بھی آپ شریک تھے۔'' (البدایۃ والنہایۃ: ۸/۱۶۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان صحیح بخاری میں موجود ہے:

''ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِهٖ.'' (صحیح البخاری: رقم ۳۷۵۱)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت میں آپ کی قرابت کا لحاظ رکھو۔''

علامہ ڈاکٹر خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت تک حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تعلقات اچھے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی پوری کوشش تھی کہ وہ روابط جو انہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہایت بہترین انداز میں قائم کر رکھے ہیں ٹوٹنے نہ پائیں۔ شیخ ابن بابویہ قمی حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آخری وقت میں یزید کو جو نصیحتیں کیں، ان میں سے ایک یہ تھی:

''حق حرمتِ اورا بشناس ومنزلت وقرابتِ اورا با پیغمبر بیاد آورد، باکردہ ہائے اومواخذہ مکن وروابطی کہ من با او دریں مدت محکم کردہ ام قطع مکن۔'' (جلاء العیون، ص: ۳۸۸، ایران)

ترجمہ: ''حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حقِ احترام کو پہچاننا اور انہیں جو قرب اور درجہ حضورِ اکرم ﷺ

کے ہاں حاصل ہے اُسے یاد رکھنا، ان کے کسی عمل پر ان سے مواخذہ نہ کرنا اور وہ تعلقات جو میں نے اب تک ان سے نہایت مضبوط کرر کھے ہیں انہیں ہرگز قطع نہ کرنا۔‘‘ (عبقات:۱/۱۸۵)

ازواج واولاد

آپ کی ازواجِ طاہراتؓ میں لیلیٰ، حباب، حرار اور غزالہ شامل ہیں۔ اولاد درج ذیل ہے: صاحبزادیوں میں سکینہ، فاطمہ اور زینب۔ (سیر الصحابہؓ) بیٹوں میں: علی اکبر، علی اصغر، زید، ابراہیم، محمد، حمزہ، ابوبکر، جعفر، عمر، یزید۔ (تاریخ الائمہ للرافضۃ، ص:۸۳)

شہادت

آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المناک اور دردناک واقعہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعہ یزید کے دورِ جور و جفا میں پیش آیا، جس کی تفصیلات مفتی اعظم مولانا محمد شفیع عثمانی اور حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمہما اللہ کی کتب ’’شہیدِ کربلا‘‘ اور مولانا محمد نافع رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ’’فوائدِ نافعہ‘‘ جلد دوم میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت حسین رضی اللہ عنہ، جملہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم اور خاندانِ نبوت کے تمام افراد کی محبت واُلفت عطا فرمائے اور اُن کے نقوشِ پا پر چلنے کی توفیق بخشے، آمین۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....